بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ نکاح کے معاملہ میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اس میں تنگی پیدا کرنے کے بجائے آسانی پیدا کی جائے تاکہ غریب لوگوں کے لئے نکاح کرنا، اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا آسان ہو، اسی لئے احادیث مبارکہ میں زیادہ مہر مقرر کرنے کی ترغیب یا حکم کہیں بھی مذکور نہیں، بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

"إن أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة"

یعنی سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں مشقت کم سے کم ہو

اسی طرح حضرت فاروق اعظمؓ نے اس کے متعلق ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : ألا لا تغالوا صدقة النساء فإنها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان أولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا أنكح شيئا من بناته على أكثر من اثنتي عشرة أوقية . رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي

"خبردار عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہ کرو کیونکہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنا دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقوی کا باعث ہوتا تو یقیناً نبی کریم ﷺ تمہاری بنسبت اس کے زیادہ مستحق تھے، مجھے معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر پر اپنی کسی بیوی سے نکاح کیا ہو یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح کرایا ہو"

اس لئے عقدِ نکاح میں مہر اور دوسرے اخراجات کے سلسلہ میں میانہ روی اور اعتدال سے کام لینا شریعت کا مطلوب ہے۔

اگرچہ اسلام نے مہر کی زیادہ مقدار مقرر کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگائی، البتہ مہر کی مقدار اتنی زیادہ مقرر کرنا جو لڑکے کے لیے ناقابل برداشت ہو اور اس سے وہ اذیت و تنگی میں مبتلا ہو جائے، جیسا کہ مسئولہ صورت میں ہے بالکل درست نہیں، خاص طور پر جبکہ اس میں کچھ حصہ لڑکی کے باپ کے لیے بھی رکھا گیا ہو یہ تو بالکل ناجائز ہے بلکہ رشوت میں داخل ہے جو سخت حرام ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

لہذا زیادہ مہر مقرر کرنے کے رواج کو کم کرنے کے لئے وہاں کے مقامی اہلِ افتاء حضرات، ائمۂ مساجد اور دیگر علماءِ کرام کوشش کریں، حکمت و مصلحت اور ترغیب کے ساتھ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ اپنی مالی

(جاری ہے)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

وسعت کے مطابق مناسب مہر مقرر کریں اس سے زیادہ اتنا مقرر نہ کیا جائے کہ جس سے غریب مسلمانوں کے لئے نکاح کرنا مشکل ہو جائے۔

لما فی السنن الكبرى للبيهقي وفي ذيله الجوهر النقي (7/ 235):

عن عائشة رضى الله عنها أن النبى -صلى الله عليه وسلم- قال :« إن أعظم النساء بركة أيسرهن صداقا ». لفظ حديث عفان وفى رواية يزيد بن هارون :« أيسرهن مؤنة ».

الفقه الإسلامي وأدلته (9/ 241):

لكن يسن تخفيف الصداق وعدم المغالاة في المهور، لقوله صلّى الله عليه وسلم: «إن أعظم النكاح بركة أيسره مؤونة» (7) وفي رواية «إن أعظم النساء بركة أيسرهن صداقاً» وروى أبو داود وصححه الحاكم عن عقبة بن عامر حديث: «خير الصداق أيسره» والحكمة من منع المغالاة في المهور واضحة وهي تيسير الزواج للشباب، حتى لا ينصرفوا عنه، فتقع مفاسد خلقية واجتماعية متعددة، وقد ورد في خطاب عمر السابق: «وإن الرجل ليغلي بصدقة امرأته حتى يكون لها عداوة في قلبه» .

(3,2)---واضح رہے کہ جو رقم مہر میں مقرر کی جاتی ہے شرعی لحاظ سے اس تمام رقم کی حقدار لڑکی ہی ہوتی ہے، لڑکی کے علاوہ کوئی اور (خواہ لڑکی کے والد ہوں یا کوئی اور) اس کا حقدار نہیں، لہٰذا والد کا اپنی بیٹی کی دلی رضامندی کے بغیر مہر کی رقم میں تصرف کرنا ناجائز اور سخت گناہ ہے اس سے بچنا لازم ہے۔

السنن الكبرى للبيهقي وفي ذيله الجوهر النقي - (6 / 100)

11877- أخبرنا أبو بكر بن الحارث الفقيه أخبرنا أبو محمد بن حيان حدثنا حسن بن هارون بن سليمان حدثنا عبد الأعلى بن حماد حدثنا حماد بن سلمة عن على بن زيد عن أبى حرة الرقاشى عن عمه أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال :« لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه ».

------ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۰/شعبان المعظم/۱۴۳۸ھ

۷/مئی/۲۰۱۷ء

محمد الیاس ہاشم رنگونی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۰/شعبان المعظم/۱۴۳۸

۷/مئی/۲۰۱۷

الجواب صحیح

۱۱/۸/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۱۸۸۵

مفتی